© rasailojaraid.com

تبرکات و نوادر
غیر مطبوعہ خطوط

شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ کے مکاتیب

بنام ـ مولانا عبدالرؤف فاضل دیوبند، ترناب، چارسدہ

(۱) برادر عزیز زید مجدکم، السلام علیکم۔ بعد از تحیہ مسنونہ۔ آپ کا خط آیا، یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ آپ برسرِ کار ہیں بے کار نہیں ہیں۔ آپ یقین کریں کہ میری رائے یہ ہے کہ جس عالم کا علم خداوند عالم مقبول قرار دیتا ہے اس کو اشاعت علم کی توفیق دیتا ہے۔ اور اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ سے محرومی میرے نزدیک غیر مقبولیت کی علامت ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آپ علوم دینیہ کی اشاعت میں اب بھی مصروف ہیں سعی فرمائیے کہ یہ لوگ آپ کی وجہ سے ہدایت و رشد حاصل کریں۔ لان یہدی اللّٰہ بک رجلاً خیر لک من حمر النعم

مشائخ ہمیشہ علما کے مقابلہ میں جہاد کرتے رہے ہیں۔ ان کی یہ جبلی عادت ہے۔ آپ اس سے بالکل متاثر نہ ہوں۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ۔

حامد میاں سلام عرض کرتے ہیں ———— محمد اعزاز علی از دیوبند۔ ۲۵ ربیع الثانی ۷۳ھ

(۲) جناب محترم زیدت معالیکم۔ بعد از سلام مسنون۔ عرصہ سے آپ کی خیریت معلوم نہ ہوئی۔ اس وجہ سے فکر ہے امید ہے کہ خیریت مزاج عالی سے مطلع فرما کر ممنون فرمادیں گے۔ آپ کے جانے کے بعد مدرسہ رحمانیہ کا حال کچھ ایسا بگڑا کہ اس کا درست ہونا دشوار ہو گیا ہے جس کا افسوس ہے۔ میں بحمداللہ خیریت سے ہوں بعض خلجانات ہیں مقدرات الٰہیہ ظاہر کر رہے ہیں اس لئے پریشان ہوں۔ امید ہے کہ آپ اپنی ادعیۂ مستجابہ سے میری امداد فرماویں گے۔

بخدمت جناب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب سلام مسنون۔ برخوردارم قاری حافظ احمد میاں اور حامد میاں سلمہما سلام عرض کرتے ہیں۔

محمد اعزاز علی ۔ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

(۳) عزیز مکرم زیدت معالیکم۔ بعد از سلام مسنون۔ آپ کا خط آیا۔ حالات معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ آپ رڑکی ہی میں تھے تو گاہے گاہے شرف ملاقات حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ اس قدر بعد کے باوجود بھی وہی عادت ہے۔ دل چاہتا ہے کہ حالات معلوم ہوتے رہیں۔ الحمدللہ کہ آپ نے توجہ فرمائی۔ آپ یقین کریں کہ میں جب کبھی یہ سن لیتا ہوں کہ آپ حضرات خیریت سے ہیں یا یہ کہ مشاغل علمیہ میں مصروف ہیں۔ اس لئے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ اس مرتبہ ترمذی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شریف جلد ثانی پڑھ رہے ہیں۔ بارک اللہ لک وعلیک وفیک۔ میں متمنی ہوں کہ آپ بھی میرے حسن خاتمہ کی دعا فرماویں بخدمت جناب مولانا مولوی محمد یوسف بنوری زید مجدہ سلام مسنون معروض ہے۔

دعاگو اور طالب دعا: محمد اعزاز علی از دیوبند۔ رجب ۱۳۶۹ھ

(۴) عزیز مکرم زیدت معالیکم۔ پس از سلام علیکم۔ آپ کا خط آیا تھا جس سے بخیر ڈابھیل پہنچنے کا حال معلوم ہو گیا تھا اس کے بعد مرسلہ تیس روپے بھی مل گئے۔ آپ کے اسباق کی فہرست دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ میاں اس سے زیادہ اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا مدنی وجع الرکبتین کی وجہ سے علیل تھے۔ بالآخر رائے ہوئی کہ مسہل لیں۔ دس پندرہ روز تک منضج ہوئے۔ اس کے بعد کل دوسرا مسہل تھا۔ تیسرا مسہل غالباً اتوار کو ہوا۔ درد میں بڑی حد تک کمی ہے۔ سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری پاکستان تشریف لے گئے۔ احمد میاں اور حامد میاں سلمہما سلام عرض کرتے ہیں۔

محمد اعزاز علی از دیوبند۔ یوم عرفہ ۱۳۶۹ھ

(۵) برادر عزیز زیدت معالیکم۔ پس از سلام مسنون۔ آپ کا خط آیا۔ خدا کرے کہ ایسی ضرورتیں پیش آتی رہیں کہ آپ خط لکھنے کی تکلیف گوارا کرنے پر مجبور رہوں۔ برادرم مولانا اسرار الدین صاحب کی سند تو تیار ہو گئی۔ اساتذہ کے دستخط باقی ہیں۔ دو چار دن کے بعد روانہ ہو جائے گی۔ مگر مجھ کو نہایت ادب کے ساتھ آپ سے اس قدر عرض کرنا ہے کہ جب یہ قاعدہ جاری ہو گیا کہ شہادتوں کی بنا پر تعلیمات کے رجسٹر ناقابل اعتبار ہو سکتے ہیں تو پھر یہ ایسا دروازہ کھلے گا کہ ہم جیسے خدام کو اس کا بند کرنا دشوار ہو گا۔ طلبا کی بات تو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں وہ ہر بات میں شہادتوں کو پیش کر سکتے ہیں۔ تو اس حساب سے تعلیمات کا دفتر بالکل بے کار ہے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں مولانا عبدالحق نافع کو میں نے جواب نہیں دیا۔ صرف اس ڈر سے کہ وہ غضب میں مشتعل ہو کر اس کی پروا نہیں کرتے ہیں کہ میرا مخاطب کون ہے۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو کر دی ہے مگر براہ کرم کچھ قواعد اور ضوابط کا لحاظ رکھنا بھی ضروری خیال فرماویں۔ محمد اعزاز علی۔ دیوبند

(۶) عزیز مکرم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم آپ کا خط آیا۔ حالات معلوم ہوئے۔ اگر شوال میں ٹھہرنا ہو تو اپنے ارادہ کو ضرور پورا کر لیجئے۔ بڑے جلسہ کی بھی مستقبل قریب میں حضرت شیخ مدنی مدظلہ کے آنے کی تاریخ ابھی تک متعین نہیں ہو سکی۔ امید ہے کہ ۱۵ شوال کے اندر اندر تشریف لے آویں گے۔

میں اچھا ہوں۔ قاری حافظ احمد میاں۔ مولوی حامد میاں سلمہما سلام عرض کرتے ہیں۔

از اعزاز علی غفرلہ ۲۶ رمضان المبارک ۷۰ھ

(۷) برادر عزیز زید معالیکم۔ پس از تحیہ مسنونہ آپ کا خط آیا تھا۔ اس خیال میں جواب بعجلت روانہ نہ کر سکا کہ حضرت مولانا مدنی سفر بہار سے تشریف لے آویں تو آپ کا خط ان کی خدمت میں پیش کروں۔ حضرت ممدوح تشریف لائے۔ مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جلد ہی اطراف بمبئی کا سفر شروع کر دیا۔ غالباً آپ ان سے مل چکے ہوں گے۔ اور جمیع حالات زبانی گوش گذار کر

دئے ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ مشار الیہ کے خط کا اثر حضرت پر بالکل نہ ہوا۔ میں آپ کا خادم اور دعا گو حسن خاتمہ

محمد اعزاز علی عفی عنہ۔ از دیوبند ۹ ربیع الثانی ۷۳ھ

کی درخواست کا خواستگار ہوں۔

(۸) عزیز مکرم زیدت معالیکم۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا یہ معلوم ہو کر بڑا افسوس ہوا کہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

سے آپ نے تعلقات منقطع کر دیئے۔ جب تک آپ ڈابھیل کے مدرسہ میں تھے کچھ خیریت باقی تھی آپ کی علیحدگی

سے خیریت بالکل مفقود ہو گئی۔ مولوی سید انظر شاہ صاحب کے متعلق آپ نے جو کچھ فرمایا تھا میں نے ان کو

حرف بحرف دکھلا دیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس نے کبھی ڈابھیل جانے کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ اس واسطے آپ

اطمینان رکھیں آپ کا تعطل میرے لئے پریشان کن ہے۔ خداوند عالم آپ کو اس ابتلاء میں نہ ڈالے۔ آمین والسلام

محمد اعزاز علی غفرلہ ۲۳ رمضان المبارک ۷۲ھ

(۹) برادر عزیز زید معالیکم۔ پس از سلام مسنون۔ آپ کا خط آیا۔ سوانح فاجعہ کا حال معلوم ہو کر صدمہ ہوا۔ خداوند

عالم مرحومین کی مغفرت اور پسماندہ گان کو صبر جمیل عطا فرماویں۔ آمین

اس کے ساتھ اس کی خوشی بھی ہے کہ آپ کے طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس ابتلاء کا مقابلہ پوری

پامردی کے ساتھ کیا۔ دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کو صحت عافیت کے ساتھ حیات طویلہ عطا فرما کر اپنی مرضیات

کی توفیق عطا فرماویں۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ میں کچھ طلبہ رڑکی کے مدرسہ کے لئے روانہ کر دوں۔ سو حالت یہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ

سال سے میرا تعلق تعلیم سے نہیں ہے۔ پہلے تعلیمی تعلق تھا تو طلبہ میرے پاس آتے تھے ان میں سے جو لوگ دارالعلوم کی

امداد سے کسی وجہ سے محروم رہتے تھے ان کو مشورہ دے دیا کرتا تھا کہ تم فلاں جگہ چلے جاؤ مگر اب یہ صورت نہیں

رہی۔ اس لئے طلبہ میرے پاس بہت کم آتے ہیں۔ تاہم اگر ممکن ہوا تو ارشاد عالی کی تعمیل کروں گا۔

حضرت مولانا مدنی اب تک دیوبند تشریف نہیں لائے ہیں۔ حضرت مولانا محمد جلیل صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

محمد اعزاز علی غفرلہ از دیوبند ۲۱ شوال ۷۱ھ

(۱۰) عزیز مکرم۔ زید معالیکم۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا۔ آپ کی ہمدردی کا شکر گذار ہوں۔ مرنے والوں کے مرنے پہ

افسوس کرنے کے بجائے اگر خدا توفیق دے تو اپنے سفر آخرت کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ اس حادثہ

نے میرے لئے بعض جدید خلجانات پیدا کر دیئے ہیں۔ مگر جو ذات کہ ہم پہ ماں باپ سے بدرجہا زیادہ شفیق ہے اس کو

قدرت ہے کہ اس کو دفع کر دے۔

حضرت مولانا مدنی عمت فیوضہم کی صاحبزادی کا انتقال بھی اسی ہفتہ میں ہو گیا ہے۔ حضرت ممدوح نے اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رضا بالقضا کا نمونہ ہم سب پیش کر رہا ہے۔ پرسوں حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم تشریف لے آئے ہیں۔ سٹیشن پر ان کا شاندار استقبال ہوا۔ مبارک بادی کا جلسہ بھی تھا۔

بخدمت جناب مولانا مولوی محمد یوسف بنوری سے سلام عرض ہے۔ اور یہ بھی فرمادیں کہ میرے لئے یہ بات معمولی نہیں ہے۔ کہ آپ جیسے اصحاب فضل کو میری تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین والسلام

محمد اعزاز علی غفرلہ ۱۲ ربیع الاول ۶۰ھ

(۱۱) برادر عزیز زید مجدکم

پس از تحیہ مسنونہ آپ کا خط بہت اچھے وقت پر ملا۔ مولانا محمد نفی صاحب دیوبند تشریف لائے ہوئے تھے ارادہ تھا کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کو یا مولانا ظہور احمد صاحب کو لے جاویں۔ اس سے مایوسی کے بعد انہوں نے دوسرے اہل کمال کو ڈھونڈا۔ آپ کے خط کی وجہ سے میں نے اپنے کسی دوست کو ان کے ہمراہ جانے کی رائے نہ دی انہوں نے از خود ہی تین صاحبوں (ایک مدرس اول، ایک مدرس دوم اور ایک قاری صاحب) کا انتخاب کیا۔ یہ قافلہ دو چار روز بعد روانہ ہونے والا تھا کہ ڈابھیل سے ذمہ داران مدرسہ میں سے کسی کا خط آگیا۔ جس سے ان کو بہت رنج ہوا۔ اور سب کچھ چھوڑ کر ڈابھیل واپس ہوگئے۔ فرماگئے ہیں کہ وہاں پہنچ کر سب کو بلواؤں گا۔ آپ کی پریشانیوں کی خبر تکلیف دہ ہے۔ ع چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند۔

آپ نے حضرت مولانا محمد نفی صاحب کے متعلق کسی نئے خیال کا اظہار نہیں فرمایا اور ان کے یہ اوصاف حسنہ مجھ کو پہلے سے معلوم ہیں۔ وہ بچپن ہی سے دیوبند میں رہے ہیں۔ فاضل دارالعلوم ہو کر باہر ملازمت کی ہے۔ بلکہ اب تک بھی آپ کو ان تمام اوصاف کا پتہ نہیں ہے۔ بلکہ "عرفت بعضها وتخفى عليك جُلّها"۔

میں اچھا خاصا ہوں اس مرتبہ کوئی ایسا مرض بھی نہیں ہوا کہ چارپائی پر پڑ جاتا۔ اور اسباق ناغہ کرتا۔ فالحمدللہ علی ذالک حضرت مولانا مدنی دامت فیوضہم (آج بارہ دن ہوگئے کہ) سفر بہار پر ہیں۔ شاید ایک ہفتہ کے بعد تشریف لے آویں۔ میں آپ کا دعا گو ہوں اور حسن خاتمہ کی دعاؤں کا خواستگار رہوں۔

محمد اعزاز علی امروہی غفرلہ

(۱۲) برادر عزیز زید مجدکم۔ پس از تحیہ مسنونہ آپ کے حالات معلوم ہونے کا خیال تھا۔ پوری حالت کسی سے معلوم نہ ہوتی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے توجہ فرمائی۔ میں آپ کو آپ کی کامیابی بلکہ حق کی فتح پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزت اور مدارج میں اسی طرح ترقی عطا فرماوے۔ اس سلسلہ میں بخاری شریف کے شروع کرانے کی خبر بہت زیادہ خوش کن ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس خبر کا اظہار حضرت سے ضرور کیجیے۔ اور پہلی فرصت میں کہے۔

حضرت مدنی ان خدائی رحمتوں میں سے ہیں جو ایسی خبروں سے خوش ہوتے اور دعائیں دیتے ہیں اور ان کی دعائیں ہماری دولت باقیہ ہیں۔

محمد اعزاز علی از دیوبند۔ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

© rasailojaraid.com

عزیز مکرم۔ زیدت معالیکم۔ بعد از تحیہ مسنونہ۔ آپ کا خط آیا۔ آپ کی دعاؤں نے اس قابل کردیا کہ میں دوستوں کو خط لکھ سکتا ہوں۔ حضرت مولانا مدنی نہ اندازہ حد ضعیف ہو گئے ہیں۔ اور آج شب ہی بخاری جلد ثانی شروع کرادی ہے۔ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند پاکستان میں ہیں۔ اور ان کے متعلق متضاد خبریں ہیں۔ وہاں کے نجی خطوط بتاتے ہیں کہ ان کی تشریف آوری سے مایوس ہوجانا چاہیے۔ مگر وہ خود اس کے متعلق کیا تحریر فرماتے ہیں اس کا علم دفتر اہتمام یا مجلس شوریٰ کے ارکان کو ہوگا۔ حضرت مولانا قاری اصغر علی سلام عرض کرتے ہیں۔

محمد اعزاز علی

(۱۴) عزیز مکرم۔ زیدت معالیکم۔ بعد از تحیہ مسنونہ۔ آپ کا خط آیا الحمد للہ کہ آپ نے صرف جواب ہی تحریر نہ فرمایا بلکہ مسارعت کی دعا بھی کی ہے کہ خداوند عالم آپ کو باایں ہمہ محبت و سعادت مندی صحت عافیت کے ساتھ حیات طویلہ عطا فرما کر مرضیات کی توفیق مزید عطا فرماوے۔ آمین

آپ کے اسباق کو سن کر بہت ہی دل خوش ہوا۔ خداوند عالم کا انعام ہے۔ اور میرے نزدیک مقبولیت کی علامت ہے کہ طلبہ آپ سے استفادہ کر رہے ہیں ورنہ آج کل تو اچھے اچھے علماء تدریس کی دولت سے محروم ہیں۔ میں آپ کے لئے دعاگو ہوں۔ مولانا مجاہد خان صاحب۔ مولانا رجب خان صاحب سے بشرط سہولت سلام عرض کردیں۔ میں حسن خاتمہ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

محمد اعزاز علی از دیوبند۔ یکم جمادی الثانیہ ۷۴ھ

(۱۵) اخی فی الدین زید معالیکم۔ بعد از تحیہ مسنونہ۔ عرصہ ہوا کہ آپ کا خط آیا تھا جس سے معلوم ہوا تھا کہ آپ مع الخیر والعافیہ پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد آپ کا کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔ امید کہ اب بھی آپ دارالعلوم اتمان زئی میں بخاری شریف اور ترمذی شریف وغیرہ بڑی بڑی کتابیں پڑھاتے ہوں گے۔

میں آپ کا دعاگو ہوں۔ آپ سے بھی توقع ہے کہ میرے حسن خاتمہ کی دعا کریں گے۔ حضرت مولانا محمد اسرائیل صاحب بھی سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔

محمد اعزاز علی ۲۰ ربیع الثانی ۷۴ھ از مظفر نگر